مدنی نصاب تعلیم کی اہم جزئیات اور نیا پاکستان

[مضمون کی افادیت واہمیت کے پیش نظر اسے اداریے کی جگہ شائع کیا جارہا ہے: حافظ عبدالحمید عامر]

تحریر: حافظ شبیر صدیق

کسی بھی قوم کی اخلاقی اور مادی ترقی کا اہم ترین عنصر اس کا نظامِ تعلیم ہوتا ہے۔ تعلیمی نصاب کی ترتیب اگر بہترین اور اعلیٰ ہو تو اس سے افراد بھی بہترین اور اعلیٰ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کیلئے نصاب تعلیم کا ایسی جزئیات پر مشتمل ہونا ضروری ہے جو ایسے افراد پیدا کرنے کی قوت رکھتی ہوں۔ عالم کائنات میں اس وقت جتنے بھی نصاب رائج ہیں ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی گارنٹی سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس معیار پر پورا اترتا ہے، البتہ ریاست مدینہ میں رائج ہونے والا نصابِ تعلیم ایسا تھا کہ جو ہر دور کے تقاضوں پر پورا اترتا نظر آتا ہے۔ اس نصاب میں جہاں ایمانی اور اخلاقی پہلو نمایاں تھے وہیں سائنسی اور دیگر مادی پہلوؤں کو بھی شامل نصاب کیا گیا تھا۔ اخلاقی اور معاشی ترقی اس نصاب کے بنیادی جز تھے۔ ریاست مدینہ کے نصاب میں جہاں دین کو بنیادی درجہ حاصل تھا وہاں دنیا کو بھی جگہ دی گئی تھی۔ اگرچہ اصل زور دینی اور اخروی کامیابی پر دیا گیا مگر دنیا کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ الغرض ریاست مدینہ کا نصاب ہر اعتبار سے کامل اور اکمل تھا جس کی وضاحت اور دلائل آئندہ سطور میں ذکر کریں گے۔

وزارتِ عظمیٰ کا حلف اٹھانے کے بعد عمران خان صاحب نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ہم مدینہ طیبہ کی طرز پر نئے پاکستان کی تعمیر کریں گے۔ دیگر محکموں کے ساتھ ساتھ محکمہ تعلیم میں بھی انہوں نے تبدیلی لانے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ چونکہ انہوں نے مدینہ کی طرز پر نئے پاکستان کا اظہار کیا ہے تو ضروری ہے کہ نئے پاکستان کا نصاب تعلیم اور نظام تعلیم بھی مدنی ریاست کے نصاب تعلیم اور نظامِ تعلیم ہی کی روشنی میں مرتب ہونا چاہیے۔ خان صاحب نے جو موجودہ نظامِ تعلیم میں تبدیلی اور بہتری لانے کا اعلان کیا ہے اگر وہ مدنی نظام تعلیم کی روشنی میں تبدیلی لانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو آنے والی نسلوں پر ان کا یہ ایک عظیم احسان ہوگا

لیکن اگر وہ نظام تعلیم میں تبدیلی مدنی نظام تعلیم کی روشنی میں نہیں لاتے تو پھر ان کا مدینہ کی طرز پر نئے پاکستان کی تعمیر کا بیانیہ محض سیاسی سمجھا جائے گا جسے عرف عام میں جھوٹ اور فراڈ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مدنی ریاست کا نظام تعلیم کیا تھا اور مدنی نصاب تعلیم کی اہم جزئیات کیا تھیں؟ اس کا مختصر خاکہ ہم اپنے اس مضمون میں پیش کریں گے ان شاء اللہ۔ عمران خان صاحب اگر واقعی تبدیلی کے خواہاں ہیں اور پاکستانی نظام تعلیم کو ترقی اور عروج پر دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر ضروری ہے کہ وہ مدنی ریاست کے نظام تعلیم کے اس مختصر خاکے کو اپنے سامنے رکھیں اور اس کے مطابق نصاب تعلیم تیار کروائیں پھر دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو ترقی کی منازل طے کرنے سے روک نہیں پائے گی۔ مدنی ریاست کے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے: مدنی نظام تعلیم کی اہم ترین خوبی مخلوط نظام تعلیم کا نہ ہونا تھا۔ مدینہ میں ''الصفہ'' کے نام سے یونیورسٹی قائم تھی جہاں صرف طلبہ کی کلاسز کا اہتمام ہوتا تھا۔ طالبات کیلئے وائس چانسلر محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے علیحدہ مقام پر الگ اوقات مقرر تھے۔ احادیث میں یہ وضاحت بھی ملتی ہے کہ طالبات نے خود یونیورسٹی کے وائس چانسلر محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی تھی کہ ہمارے لیے الگ کلاسز کا اہتمام کیا جائے۔ اس سے قبل باقاعدہ کلاس کا اہتمام نہیں تھا بلکہ طالبات کو جو مسائل پیش آتے ان کے بارے گاہے گاہے تعلیم حاصل کرتی رہتی تھیں۔ اس درخواست کے بعد آپ ﷺ نے ان کیلئے باقاعدہ کلاس کا آغاز کیا اور انہیں اعلیٰ تعلیم سے روشناس کرتے۔ [صحیح بخاری:101]

خان صاحب اگر مدنی ریاست کی طرز پر نظامِ تعلیم میں بہتری لانا چاہتے ہیں تو پھر انہیں سب سے پہلے یہی اقدام کرنا ہوگا کہ وہ مخلوط تعلیمی سسٹم کو ختم کریں۔ طلبہ اور طالبات کی الگ الگ یونیورسٹیاں، کالج اور سکول تعمیر کیے جائیں۔ فی الوقت اگر الگ یونیورسٹیاں، کالج اور سکول تعمیر کرنا ممکن نہ ہو تو پہلے سے موجود یونیورسٹیوں، کالجوں اور سکولوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ان کے داخلی اور خارجی دروازے بھی الگ کر دیئے جائیں۔ ایک حصے میں طلبہ اور دوسرے حصے میں طالبات کی کلاسز کا اہتمام کیا جائے۔ بھرپور کوشش کی جائے کہ طالبات کو پڑھانے کیلئے خواتین اساتذہ ہی کا بندوبست کیا جائے، اگر فی الوقت ایسا ممکن نہ ہو تو مرد اساتذہ کے پڑھانے کیلئے مکمل شرعی پردے کا اہتمام کیا جائے۔ نظام تعلیم کی بہتری کیلئے یہ سب سے بنیادی نکتہ ہے جس پر عمل درآمد ضروری ہے۔ مخلوط نظامِ تعلیم کے کیا نقصانات ہیں؟ یہ ایک تفصیلی بحث ہے البتہ صرف یہ

عرض کریں گے کہ اس نظام تعلیم نے طلبہ اور طالبات کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔

نصاب تعلیم قومی زبان میں

مدنی نظامِ تعلیم کی ایک اہم خوبی یہ تھی کہ طلبہ و طالبات کو تعلیم ان کی اپنی قومی اور مادری زبان عربی میں دی جاتی تھی۔ اس دور میں بھی بڑی بڑی سپر پاور طاقتیں موجود تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی زبان کو درخور اعتناء نہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے ان طاقتوں سے مرعوب ہو کر ان کی زبانیں اختیار کرنے کی بجائے اپنی قومی اور مادری زبان عربی کو ترجیح دی۔ سیرت سے یہ بات تو ملتی ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیگر زبانیں سیکھنے کی ترغیب دی لیکن تعلیم و تدریس کیلئے عربی زبان ہی کا انتخاب کیا۔ قومی اور مادری زبان میں تعلیم و تعلم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت کو تعلیم کا جو نصاب دیا گیا وہ بھی عربی زبان میں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مدینہ سے باہر دُور دراز کے دیہاتوں سے آنے والے لوگ بھی جب رسول اللہ ﷺ سے تعلیم حاصل کرنے آتے تو قرآن کی آیات اور احادیث زبانی حفظ کر کے جاتے۔

خان صاحب اگر تعلیمی نظام میں بہتری کے خواہش مند ہیں تو انہیں نصاب میں یہ تبدیلی لانا ہوگی۔ مدنی نظام تعلیم کے اس انداز کو اپنے لیے رول ماڈل بنانا ہوگا اور موجودہ نصاب تعلیم کو قومی زبان اُردو میں بدلنا ہو گا۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ طلبہ و طالبات اپنی صلاحیتوں کو صحیح طرح بروئے کار لا سکیں تو اس کیلئے یہ تبدیلی ناگزیر ہے۔ نصابِ تعلیم اُردو کی بجائے انگریزی میں ہونے کے نقصانات سے انکار ممکن نہیں۔ بہت سارے طلبہ اور طالبات صرف انگریزی کے خوف سے اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ پاتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ نصابِ تعلیم اُردو زبان میں مرتب کیا جائے اور دیگر زبانیں صرف ایک زبان کے طور پر پڑھائی جائیں۔ ملکی، تعلیمی اور تحقیقی ترقی کے لیے اس پالیسی پر عمل درآمد ضروری ہے۔

مدنی نصابِ تعلیم کی بنیاد عقیدۂ توحید

مدنی نصاب تعلیم کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی معرفت ہے۔ توحید کا معنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، تمام قسم کی عبادات اسی کے لائق ہیں اور تمام اختیارات کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اسی نے ہمیں پیدا کیا ہے اور وہی ہمارا پالنہار ہے، ہم کسی ایٹم کی پیداوار نہیں ہیں۔ معرفت کا معنی کہ اللہ تعالیٰ

کے پیارے پیارے نام اور صفات ہیں جن پر ہمارا مکمل ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تعلیم کے آغاز پر ہی فرمایا: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَOخَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍOاقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ Oالَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِOعَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ ''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔ وہ ذات جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔ اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔'' [العلق 96:1-5] اس بنیاد کو مزید پختہ کرنے کیلئے فرمایا: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ ''جان لیجیے! اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں۔'' [محمد 47:19] گویا عقیدہ توحید مدنی تعلیم کا بنیادی اور اہم مضمون تھا۔ مدنی ریاست کی طرز پر تعمیر ہونے والے نئے پاکستان کے نظام تعلیم کی تمام کلاسز اور کورسز میں اس مضمون کا شامل کیا جانا لازمی اور ضروری ہے تاکہ نئی نسل کو اپنے خالق اور مالک کی پہچان ہو۔ توحید کے بغیر نصابِ تعلیم نامکمل اور ناقص ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو نصابِ تعلیم میں سب سے پہلے توحید کا مضمون پڑھانے کا حکم دیا۔

رسالت و ختم نبوت

مدنی نصابِ تعلیم کا دوسرا اہم ترین مضمون رسالت اور ختم نبوت ہے۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا۔ مدنی نصابِ تعلیم میں یہ بات جابجا بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ ''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔'' [الاحزاب 33:40] نصابِ تعلیم میں رسالت اور ختم نبوت پر مضامین شامل ہونے کے ساتھ ساتھ ان باطل اور گمراہ فرقوں کی نشاندہی بھی کی جائے جو ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے والے ہیں۔

سیرت صحابہ و محدثین

مدنی نصابِ تعلیم میں پہلے انبیاء اور نیک لوگوں کی سیرت کو بھی بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ ان کے اخلاص، تقویٰ اور للّٰہیت پر مبنی واقعات قرآن مجید اور احادیث میں بکثرت منقول ہیں۔ ان واقعات کا مقصد آنے والی نسل میں اطاعت الٰہی کا وہی جوش اور جذبہ پیدا کرنا ہوتا ہے جو ان کے دلوں میں ہوتا تھا۔ موجودہ

نصاب تعلیم میں بھی انبیائے کرام علیہم السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین عظام کے سنہری واقعات کو شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل میں اسلام پر عمل کا وہ شوق اور جذبہ پیدا ہو جو ان عظیم ہستیوں کے دلوں میں تھا۔

مدنی نصاب تعلیم میں نیک لوگوں کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا بھی تذکرہ تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قوانین کی بغاوت کی اور پھر وہ دنیا و آخرت میں خائب و خاسر قرار پائے لہٰذا ایسے لوگوں کا ذکر بھی کیا جائے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور پھر دنیا نے اپنی آنکھوں سے ان کا بدترین انجام دیکھا۔ حصول عبرت کیلئے ایسے لوگوں کا تذکرہ بھی شامل نصاب کیا جا سکتا ہے۔

احکامات وعبادات

مدنی نصاب تعلیم کا ایک اہم موضوع اللہ تعالیٰ کے احکامات وعبادات الٰہیہ ہیں۔ نماز، روزہ، حج، اور زکوٰۃ پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ موجودہ نصاب تعلیم میں خصوصاً ان عبادات پر مشتمل مضامین ضرور شامل کیے جائیں۔ درحقیقت یہی عبادات ایک مسلمان کی زندگی کا اہم ترین مقصد ہیں۔ طلبہ اور طالبات پر ان کا مقصد حیات واضح کرنے کیلئے ان عبادات پر مبنی وہ آیات و احادیث نصابِ تعلیم کا حصہ بنائی جائیں جن میں ان عبادات کی اہمیت، فضیلت، افادیت اور انہیں اختیار نہ کرنے والوں کی عبرت ناک سزاؤں کا تذکرہ ہے۔

اخلاقیات

مدنی نصاب تعلیم میں عبادات کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ مدنی نصابِ تعلیم میں طلبہ و طالبات کی اخلاقی تربیت پر خاص توجہ دی گئی جس کے نتیجے میں ایک چھوٹے سے طالب علم سے لے کر بڑے طلبہ و طالبات میں نمایاں تبدیلی آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے سے طالب علم کی تربیت کرتے ہوئے فرمایا: (یَا غُلاَمُ، سَمِّ اللّٰہَ، وَکُلْ بِیَمِینِکَ، وَکُلْ مِمَّا یَلِیکَ) ''اے بچے! اللہ کا نام لے کر کھانا کھاؤ اور سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنی طرف سے کھاؤ۔'' [صحیح بخاری: 5376] صرف یہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے تمام معاملات میں اپنے طلبہ کی اخلاقی تربیت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''میں تمہارے لیے تمہارے والد کے قائم مقام ہوں، اس لیے تمہیں (تمام معاملات کی) تعلیم دیتا ہوں، جب تم بول و براز (پاخانہ و پیشاب) کیلئے آؤ تو قبلہ کی جانب منہ اور پیٹھ نہ کیا کرو اور اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ

کرنا۔'' اسی طرح آپ ﷺ تین ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کا حکم دیتے، نیز ہڈی اور لید سے استنجاء کرنے سے منع فرماتے۔[سنن ابوداؤد:8] گویا کہ طلبہ وطالبات کی تربیت مدنی نصاب تعلیم کا اہم ترین حصہ تھا۔

یوم آخرت

مدنی نصاب تعلیم میں دنیاوی زندگی کے بعد یوم آخرت کو اٹھائے جانے اور اس کے بعد حساب و کتاب کو بکثرت بیان کیا گیا ہے۔تمام احکامات وعبادات کو مقصد اخروی کامیابی کو قرار دیا گیا ہے۔اس دن کامیاب اور ناکام ہونے والوں کی تفصیل بھی مدنی نصاب تعلیم کا حصہ ہے۔اس تفصیل کو پڑھنے کے بعد ایک طالب علم اپنی زندگی ایمانداری اور دیانت داری سے گزارنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مدنی نصاب تعلیم سے فیض یاب ہونے والے طلبہ وطالبات کی زندگیاں رہتی دنیا تک ایک رول ماڈل قرار پائیں۔ایماندار اور دیانت دار افراد کی تیاری کیلئے ضروری ہے کہ نصاب تعلیم میں یوم آخرت کا تذکرہ بھی شامل کیا جائے۔

معاشی علوم

مدنی نصاب تعلیم کا دائرہ کار صرف عبادات تک محدود نہیں تھا بلکہ آپ ﷺ نے دیگر علوم وفنون کو بھی شامل نصاب کیا۔معاشی ترقی کیلئے آپ ﷺ نے ذخیرہ اندوزوں کو تنبیہ فرمائی تاکہ ملکی ضروریات پوری ہوتی رہیں اور معیشت پر بوجھ نہ پڑے۔آپ ﷺ نے صدقہ وخیرات اور زکوۃ کی تعلیم بھی دی تاکہ معاشرے کے کمزور اور نادار لوگ بھی صدقہ وخیرات اور زکوۃ کے مال سے اپنا کاروبار شروع کرسکیں اور معیشت کی مضبوطی کا باعث بنیں۔آپ ﷺ نے تجارت میں ایمانداری کو فروغ دیا اور یہ ثابت کیا کہ ایمانداری سے تجارت کرکے دھوکا اور فراڈ کرنے والوں سے زیادہ منافع کمایا جاسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں برکت ہوتی ہے۔گویا آپ ﷺ نے مدنی نصاب تعلیم میں معیشت کو شامل کرکے ایسے ایماندار سرمایہ دار تیار کیے کہ دنیا آج تک ان کی مثالیں دیتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ معاشی ترقی کیلئے اسلامی معاشی رہنمائیاں شامل نصاب کی جائیں تاکہ اچھے سرمایہ دار پیدا ہوں جو اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف اپنے دلوں میں رکھنے کے ساتھ ساتھ غریب اور نادار لوگوں کا بھی خیال رکھنے والے ہوں۔

سائنسی علوم

میڈیکل سائنس بھی مدنی نصاب تعلیم کا ایک اہم حصہ ہے۔آپ ﷺ نے اس فن کو بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ اس حوالے سے ایسی ایسی معلومات فراہم کیں کہ جنہیں جان کر موجودہ سائنس دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی ایک بچے کی تخلیق کے مختلف مراحل بیان کر دیے تھے۔ آپ ﷺ نے اس بات کی طرف بھی رہنمائی فرمائی کہ اگر جسم کے کسی عضو پر زخم خطرناک ہو تو غسل یا وضو کے دوران میں اس پر پانی نہ ڈالا جائے تا کہ مزید کسی نقصان سے بچا جا سکے۔آپ ﷺ نے تربوز کے ساتھ کھجور کا استعمال بھی بتایا تا کہ ان دونوں کی تاثیر معتدل رہے۔[سنن ابوداؤد: 3836] گویا میڈیکل سائنس کو بھی مدنی نصاب تعلیم میں ایک خاص اہمیت حاصل تھی۔موجودہ نصاب تعلیم میں جدید سائنس کو بھی شامل کیا جائے تا کہ طلبہ روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ ان جدید علوم وفنون میں بھی مہارت حاصل کریں۔

حربی فنی مہارت

اسلامی فلاحی ریاست کے دفاع اور تحفظ پر مبنی مضمون بھی مدنی نصاب تعلیم کا حصہ تھا۔آپ ﷺ نے گھڑ سواری اور تیر اندازی جیسے فن کی مہارت حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ ریاست کی سرحدوں پر مامور نوجوانوں کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ اس دوران شہید ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے ثواب کو جاری رکھتا ہے۔[صحیح مسلم:1913]

گویا یہ چیز بھی نصاب تعلیم کا حصہ ہونی چاہیے کہ طلبہ کو جدید جنگی آلات کی تربیت دی جائے تا کہ جب کبھی ریاست پر مشکل وقت آئے تو فوج کے ساتھ ساتھ یہ طلبہ بھی ملکی دفاع کیلئے تیار ہوں۔

زرعی علوم وفنون

زراعت سے متعلق علوم وفنون بھی ریاست مدینہ میں شامل نصاب تھے۔آپ ﷺ نے زراعت کی مختلف فصلوں کے حوالے سے بڑی وضاحت کے ساتھ احکام ومسائل بیان فرمائے۔آپ ﷺ نے زراعت کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی شخص کے ہاتھ میں کھجور کا پودہ ہو تو اگر وہ شخص اس پودے کو اگانے کی طاقت رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس وقت بھی اس کو زمین میں بو دے۔" [مسند احمد: 191/3]

مزید فرمایا: "جب کوئی مسلمان بندہ درخت اگاتا ہے یا کوئی اور کھیتی بوتا ہے تو اس درخت یا کھیتی میں

سے اگر کوئی پرندہ، انسان یا جانور کچھ کھالیتا ہے تو اس درخت لگانے والے آدمی کیلئے ان کا کھالینا بھی صدقہ شمار ہوگا۔" [صحیح بخاری:2320] آپ ﷺ نے زراعت کے شعبے میں مزید بہتری کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا تھا: "تم جس طرح بہتر سمجھتے ہو کہ فصل اچھی ہوگی اسی طرح کاشتکاری کرو۔" [سنن ابن ماجہ:2470] گویا نصاب تعلیم میں زراعت سے متعلق علوم وفنون بھی شامل ہونے چاہئیں تاکہ ہمارے طلبہ محکمہ زراعت میں بھی اپنا نمایاں کردار ادا کرسکیں۔

محترم قارئین! مدنی نصاب تعلیم کا یہ مختصر خاکہ ہم نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے علوم وفنون مدنی نصاب تعلیم کا حصہ ہیں۔ جب مدنی نصاب تعلیم کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مدنی نصاب تعلیم کی اصل بنیاد عقیدۂ توحید، رسالت وختم نبوت اور اخروی کامیابی جیسے اہم مضامین ہیں۔ دیگر علوم وفنون انہی اہم مضامین کے اردگرد گھومتے ہیں۔ دنیا مانتی ہے کہ اس نصاب تعلیم سے ایسے افراد تیار ہوئے کہ جنہوں نے تمام شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا نصاب تعلیم بھی ہمیں ایسے افراد مہیا کرے تو پھر ہمیں مدنی نصاب تعلیم کو اپنے لیے رول ماڈل بنانا ہوگا۔ ہمیں ایسا نصاب تعلیم مرتب دینا ہوگا کہ جس میں ابتدائی کلاس سے لے کر آخری کلاس تک اور دیگر کورسز میں عقائد واخلاقیات پر مبنی مضامین لازمی قرار دیے جائیں۔ صرف میٹرک یا ایف اے تک اسلامیات کو لازمی قرار دینے سے تو یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ مذہب اور دین کا تعلق بس یہیں تک تھا آگے ضرورت نہیں ہے۔ اسی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تعلیم کے درمیان مذہب اور دین کو معمولی اہمیت دینے کی وجہ سے عملی میدان میں بھی دین کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔ گویا معاشرے کو مفادات کی جنگ لڑنے والے افراد تو مل جاتے ہیں مگر نیک صالح اور باکردار افراد بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔ ایک طالب علم کو جب ابتداء سے لے کر آخر تک دینی علوم اور ذمہ داریوں سے بھی بہرہ ور کیا جائے گا تو عملی میدان میں آنے کے بعد اسے پتہ ہوگا کہ اس نے کیا کرنا ہے اور کیوں کرنا ہے، اسی طرح کیا نہیں کرنا اور کیوں نہیں کرنا۔ ایک سیاستدان کو پتہ ہوگا کہ اس نے سیاست میں دیانت سے کام لینا ہے خیانت سے نہیں۔ ایک ڈاکٹر کو پتہ ہوگا کہ اس نے اپنی ڈیوٹی کے دوران کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ سرمایہ دار کو پتہ ہوگا کہ سرمایہ داری میں اسلامی اصول کیا ہیں۔ الغرض! جب ہر شخص اس نصاب تعلیم سے گزرے گا تو اس کے دل میں کہیں نہ کہیں خوفِ الٰہی ضرور ہوگا جس بنا پر وہ اپنے معاملات کو درست سمت پر

چلائے گا اور ان کی انجام دہی میں کوتاہی کا شکار نہیں ہوگا۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں نصاب تعلیم میں جو آیات قرآنی اور احادیث شامل تھیں انہیں بھی دیس نکالا کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً جہاد سے متعلق آیات کو سلیبس سے نکال دیا گیا اور دیگر مضامین کو مختصر کر دیا گیا۔ ایسی ایسی کہانیاں بھی نصاب تعلیم میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی جو سراسر اسلام مخالف ہیں اور جنسیت پر مبنی ہیں۔ عمران خان صاحب نے مدینہ کی طرز پر نئے پاکستان کا قوم سے وعدہ کیا ہے اور ساتھ ہی تعلیمی نظام میں تبدیلی کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اگر وہ واقعتاً تبدیلی چاہتے ہیں تو پھر انہیں اس خاکے کو سامنے رکھنا ہوگا بصورت دیگر اسلام مخالف نظام تعلیم اور نصاب تعلیم نا قابل قبول ہوگا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب کا تقرر

بڑی خوشی کی بات ہے کہ مورخہ 20 اکتوبر 2018ء کو قائد ملت سلفیہ پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ نے محترم جناب قاری صہیب میر محمدی حفظہ اللہ کی دینی و جماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا نائب امیر مقرر کر دیا ہے، رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر حفظہ اللہ نے محترم قاری صاحب کو اپنے ایک پیغام میں مبارک باد پیش کی اور کہا کہ امیر محترم کا انتخاب جماعتی حوالے سے بہت خوش آئند ہے اور سرزمین حرمین شریفین میں انہیں پرخلوص دعاؤں میں یاد کیا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ کا تقرر

مولانا میاں محمود عباس رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مرکزی قیادت نے نہایت مدبرانہ فیصلہ کیا ہے کہ مورخہ 20 اکتوبر 2018ء کو مجاہد انتھک مولانا عبدالرشید حجازی حفظہ اللہ کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کا ''ناظم اعلیٰ'' مقرر کر دیا ہے، رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر حفظہ اللہ نے مولانا حجازی حفظہ اللہ کو اپنے ایک پیغام میں مبارک باد پیش کی اور انہیں اپنی دعاؤں میں شامل کیا۔

دعائے صحت

ان دنوں میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ترجمان ''ہفت روزہ اہل حدیث'' کے مدیر اعلیٰ محترم جناب نذیر احمد انصاری ایم اے کافی علیل ہیں اور کینیڈا میں زیر علاج ہیں، احباب سے گزارش ہے کہ ان کی صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔